ابتدائی زندگی اور دشمنِ اسلام

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ، قریش کے سب سے بڑے دشمنِ اسلام **ابو جہل** کے بیٹے تھے۔ اپنے والد کی تربیت کی وجہ سے وہ ابتدا میں اسلام کے سخت خلاف تھے۔ انہوں نے غزوہ بدر، غزوہ احد اور غزوہ خندق میں مسلمانوں کے خلاف بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ فتح مکہ کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ نے عام معافی کا اعلان کیا، تو چند لوگ ایسے تھے جن کے بارے میں حکم تھا کہ انہیں معاف نہ کیا جائے، ان میں عکرمہ بھی شامل تھے کیونکہ ان کی دشمنی حد سے بڑھ چکی تھی۔

مکہ سے فرار اور سمندری سفر

جب مکہ فتح ہوا تو عکرمہ اپنی جان بچا کر یمن کی طرف بھاگ نکلے۔ وہ سمندر کے راستے سفر کر رہے تھے کہ اچانک ایک زوردار طوفان آ گیا۔ کشتی ڈگمگانے لگی تو ملاح نے پکار کر کہا:

"آج صرف اللہ ہی بچا سکتا ہے، اپنے بتوں (لات و عزیٰ) کو بھول جاؤ اور صرف ایک اللہ کو پکارو"!

عکرمہ کے دل پر اس بات نے گہرا اثر کیا۔ انہوں نے سوچا کہ اگر سمندر میں صرف اللہ ہی بچا سکتا ہے، تو زمین پر بھی وہی بچانے والا ہے۔ انہوں نے وہیں اللہ سے عہد کیا کہ اگر میں بچ گیا تو سیدھا محمد ﷺ کے پاس جاؤں گا اور ان کا ہاتھ تھام لوں گا۔

قبولِ اسلام کا ایمان افروز واقعہ

دوسری طرف، عکرمہ کی اہلیہ **ام حکیم رضی اللہ عنہا** اسلام قبول کر چکی تھیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے شوہر کے لیے امان مانگی، جو آپ ﷺ نے عطا فرما دی۔ وہ عکرمہ کی تلاش میں نکلیں اور انہیں یمن کے ساحل پر پا لیا۔ انہوں نے عکرمہ کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں معاف کر دیا ہے۔

جب عکرمہ مکہ پہنچنے والے تھے، تو حضور ﷺ نے اپنے صحابہ سے ایک تاریخی جملہ ارشاد فرمایا:

"تمہارے پاس عکرمہ بن ابی جہل مومن اور مہاجر بن کر آ رہا ہے، اس کے باپ (ابو جہل) کو برا نہ کہنا، کیونکہ مردے کو برا کہنے سے زندہ کو تکلیف ہوتی ہے۔"

عکرمہ دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی" :اے محمد ﷺ! آپ مجھے کس چیز کی دعوت دیتے ہیں؟ "آپ ﷺ نے فرمایا" :نماز، زکوٰۃ اور اللہ کی وحدانیت کی۔ "عکرمہ نے فوراً کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔

تلافی اور عبادت

اسلام لانے کے بعد حضرت عکرمہ اکثر رویا کرتے تھے اور قرآن پاک کو اپنے چہرے پر رکھ کر کہتے" **:کتابُ ربی، کلامُ ربی "**)میرے رب کی کتاب، میرے رب کا کلام(۔ انہوں نے عہد کیا کہ جتنا مال اور وقت انہوں نے اسلام کی دشمنی میں صرف کیا، اس سے دوگنا وہ اسلام کی سربلندی کے لیے وقف کریں گے۔

شہادت کا عظیم رتبہ (جنگِ یرموک)

حضرت عکرمہ کی زندگی کا سب سے درخشاں پہلو **جنگِ یرموک** ہے۔ جب مسلمانوں پر رومیوں کا دباؤ بڑھا، تو عکرمہ نے پکارا : "کون ہے جو موت پر مجھ سے بیعت کرے گا؟ "ان کے ساتھ 400 جاں نثاروں نے دشمن کی صفوں میں گھس کر وہ تباہی مچائی کہ جنگ کا پانسہ پلٹ گیا۔

اسی میدان میں وہ زخموں سے چور ہو کر گرے۔ پیاس کا عالم تھا، جب انہیں پانی پیش کیا گیا تو انہوں نے پاس پڑے دوسرے زخمی صحابی کی طرف اشارہ کیا۔ جب پانی وہاں پہنچا تو تیسرے صحابی کی آواز آئی۔ اس طرح ایثار کی وہ مثال قائم کی کہ پانی پینے سے پہلے ہی سب جامِ شہادت نوش کر گئے۔